بعض حقائق اس قدر حقیقت ہوتے ہیں جن کی حقانیت سے انسان نہ چاہنے کے باوجود انکار نہیں کرسکتا۔ ان میں سے ایک سب سے بڑی حقیقت اسلام کی حقانیت کی ہے کہ اللہ رب العزت نے اسلام کو یہ عزت وشرف عطا فرمایا ہے کہ اس کی فطرت میں غلبہ ہے مغلوبیت نام کا کوئی لفظ اسلام کی ڈکشنری میں نہیں ہے۔ کہ الـــحـــق یعلوو لا یعلی علیه اور اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید کی ابدی صداقتوں میں بیان فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ) وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق اسلام دے کر بھیجا تا کہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے اگرچہ مشرک پسند نہ کریں یہی وجہ ہے کہ اسلام کی حقیقی تصویر جب بھی جس نے بھی جہاں بھی پیش کی ہے لوگوں نے اسے قبول کرنا اپنے لئے سعادت سمجھا ہے اسی لئے تو شاہ روم نے جب حضرت ابوسفیان سے سوال کیا تھا کہ محمد ﷺ کو ماننے والوں میں اضافہ ہی ہوتا ہے یا کچھ کمی بھی ہوئی ہے تو ابوسفیان نے جواب دیا تھا کہ جو آدمی اس پیغمبر کا کلمہ پڑھ لیتا ہے پھر وہ واپس پلٹنا گوارا نہیں کرتا تو ابوسفیان کا یہ جواب سن کر قیصر نے کہا تھا کہ حق کی صداقت وسچائی کی ایک یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ اس کے ماننے والے زیادہ تو ہوتے ہیں ان میں کمی نہیں آتی۔ اوپر میں نے ذکر کیا ہے کہ اسلام کو جس نے بھی جیسے بھی جہاں بھی پیش کیا ہے اس کی عظمت ورفعت نے اپنا آپ منوالیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام جیل کی کوٹھڑی میں بحیثیت ایک قیدی کے تشریف فرما ہیں اور اسلام کی حقانیت کو قیدیوں کے سامنے بھی بیان کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں اور ساتھیوں سے سوال کرتے ہیں۔ **ارباب متفرقون خیر ام الله الواحد القهار** ۔ کہ کیا ایک زبردست طاقت وقوت کا مالک اللہ بہتر ہے۔ (جو کسی کا محتاج نہیں) یا جدا جدا کئی رب بہتر ہیں اسی طرح رسول مکرم حضرت محمد رسول اللہ کے سامنے ایک قیدی کو پیش کیا جاتا ہے۔ پیغمبر رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے اس کو مسجد نبوی کے ستون کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے ۔امام کائنات علیہ السلام تشریف لاتے ہیں حال احوال معلوم کرتے ہیں مگر یہ قیدی ہر بار درشت جواب دیتا ہے مگر سراپا رحمت نبی ہر تلخ لفظ پہ ناک بھوں چڑھانے کے بجائے مسکرا کے گزر جاتا ہے۔ اسی طرح تین دن گزر گئے مسلمانوں نے اسلام کی پیار ومحبت و یگانگت کی عملی تصویر پیش کی تیسرے دن پھر رسول ہاشمی کو خیریت دریافت کرنے پر انہی تلخ جملوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو آپ حکم فرماتے ہیں اس قیدی کو چھوڑ دیا جائے یہ قیدی مسجد سے نکلتے ہی تھوڑی دیر بعد پھر واپس آجاتا ہے رسول اللہ ﷺ دیکھ کر فرماتے ہیں کہ ثمامہ ہم نے تو تجھے چھوڑ دیا تھا تو پھر آ گیا؟ یہی وہی قیدی ہے جو تین دن تک امام کائنات علیہ السلام سے تلخ لہجے میں مخاطب ہوتا رہا ہے سر جھکائے دست بستہ عرض کرتا ہے کہ آقا ﷺ اسلام کی تعلیمات کا رنگ جو آپ کے کردار اور آپ کے ساتھیوں کی زندگی میں دیکھا ہے اس نے مجھ پر اسلام کی حقانیت کو روز روشن کی طرح واضح کردیا ہے لہذا اب ثمامہ خود کو بھی اس رنگ میں رنگنا چاہتا ہے رسول اللہ ﷺ اس سابقہ قیدی کو کلمہ پڑھاتے ہیں اور یہ صحابی رسول ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کے نام سے شہرت حاصل کرتے ہیں۔ ایسی ہی صورتحال کچھ اب پیش آئی ہے کہ اس وقت اسلام و مسلمانوں کا نمبر ایک دشمن امریکہ ہر وہ حربہ استعمال کر رہا ہے جس سے اسلام کی قوت کو کمزور اور مسلمانوں کے حوصلوں کو پست کیا جا سکے مگر شاید اس کے دماغ میں یہ سوچنے کیلئے جگہ نہیں۔ کہ

اسلام کی فطرت میں قدرت نے یہ لچک دی ہے اتنا ہی ابھرے گا جتنا کہ دبا دو گے۔

ان حالات میں کہ جب وہ پوری دنیا میں اپنی بدمعاشی اور ظلم وجور سے وحشت وبربریت کا بازار گرم کئے ہوئے ہے حتیٰ کہ اسلام کے نام لیوا حکمران بھی اس کا دم چھلہ بنے نظر آتے ہیں اور اس کے ظلم وزیادتی کے سامنے کوئی آہ کرنے کی جرات بھی نہیں کر پاتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ظالم کے ہاتھوں اس کے گھر میں اسلام کی اشاعت کا بندوبست کردیا ہے کہ ویسے شاید ان اسلام کے مبلغین کے پاس اتنے وسائل نہ ہوتے کہ یہ اس کے گھر میں بیٹھ کر بلا جھجک اسلام اور دین حق کی تبلیغ کر سکتے مگر اللہ تعالیٰ نے اسکا انتظام کرکے آج بھی فرعون کے گھر موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کی یادیں تازہ کردی ہیں آج کے اخبارات میں یہ خبر نمایاں طور پر شائع ہوئی ہے کہ امریکہ نے جن مسلمانوں کو افغانستان اور دنیا کے دیگر خطوں سے گرفتار کرکے اپنے گھر میں قیدی بنا رکھا ہے شاید وہ سمجھتا ہو کہ میرے زیر سایہ ہی یہ لوگ اسلام سے منحرف ہو سکتے ہیں اور ان کی اسلامی سرگرمیوں پر میں کڑی نظر رکھ سکتا ہوں مگر وہ جانتا نہیں یہ رنگ تو ایسا ہے کہ اتارے نہیں اترتا۔ یہی وجہ ہے کہ ان قیدیوں نے امریکی جیلوں میں سنت یوسف علیہ السلام کو زندہ کرتے ہوئے اسلام کی تعلیم اور حقانیت کو جب امریکیوں کے سامنے پیش کیا ہے تو امریکہ میں ایک کھلبلی سی مچ گئی ہے اس کے گرجا گھر بے آباد ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ دانش سے کورے اور عقل سے خالی دانشوروں کو فکر دامن گیر ہوگئی ہے کہ جو امریکہ دنیا کو فتح کرنے نکلا ہے اس کے اپنے گھر میں مسلمان اس کو فتح کئے جا رہے ہیں۔ اور پھر یہ بھی اسلام کی حقانیت کی دلیل ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں بلکہ یہ مشن بڑے پرامن انداز میں آگے بڑھ رہا ہے۔ جیسا کہ فراسٹ سٹیٹ یونیورسٹی میری لینڈ کے پروفیسر اقتصادیات ڈاکٹر ولیم ایل اینڈرسن نے بھی تسلیم کیا ہے ایک اور امریکی کالم نگار نے بھی یہ تحریر کیا ہے کہ جن مسلمانوں کو جیلوں میں بند کیا گیا ہے انہوں نے ایک قیدی کے طور پر اچھے اخلاق سے دوسرے قیدیوں کو متاثر کیا ہے اس کے بعد انہوں نے اسلام کی تبلیغ شروع کی جس سے کالے قیدی اسلام قبول کرنے کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب امریکہ جیسے اسلام دشمن ملک میں بھی اسلام کا پرچم لہرائے گا اور اگر یہی حالت رہی کہ دنیا بھر سے اسلام کے مبلغین کو بش بہادر نے خود ہی جمع کرنے کا کام جاری رکھا تو یہ کام آنے والے چند مہینوں اور سالوں میں ہی پایہ تکمیل کو پہنچ جائیگا۔ اور وہ مفکرین، دانشور، اور امریکی عہدیداران جو اب انکل سام کو سمجھا رہے ہیں کہ مسلمانوں پر اتنا ظلم نہ کرو کبھی تو امریکہ میں بھی امریکی بربریت کے خلاف جلوس نکلتے ہیں وہ بش کو سامنے کھڑا کرکے کہیں گے

هور چوپو